

## انتقاد

**مَعَارِفُ الْحَدِيثٍ**، احادیث بُوئی کا ایک جدید انتساب اردو ترجمہ اور تشریح کے ساتھ۔ جلد چہارم۔  
تالیف مولانا محمد منظوم نعماںی۔ ناشر کتب خانہ الفرقان۔ کچھری روڈ لکھنؤ۔ ہندوستان۔  
معارف الحدیث کی پہلی تین جلدیوں میں ایمان دا خرت، اخلاقی اور تفاقی اور الصلوہ متعلق  
احادیث اور آن کا اردو ترجمہ اور تشریح دینی گئی تھی، زیرِ نظر جلد ۴ کتاب "الزکوٰۃ"۔ "کتاب الصوم" اور  
"کتاب الحج" پر مشتمل ہے۔

زکوٰۃ، نماز اور حج کے متعلق بوجھی ضروری احکام اور حکمتیں ہیں۔ ناصل تولف نے کوشش کی ہے کہ  
وہ سب اس مجبوڑہ احادیث میں آجائیں۔ اور اس ضمن میں انہوں نے یہ التزام کیا ہے کہ بحث منحصر  
ہو، فتحی اختلافات سے حتی الوض احتراز کیا جائے، اور احادیث کا ترجمہ اور آن کی تشریح آسان نہ ہان  
اور دلنشیں اسلوب میں ہو۔ جس طرح اس سے پہلے کی تین جلدیوں میں ان امور کا خیال رکھا گیا تھا،  
اسی طرح اس جلد میں بھی یہ سب باتیں موجود ہیں۔

مثال کے طور پر ایک مسئلہ ہے "زيارة رضي مطہرہ" کا، جس کے بارے میں امام ابن تیمیہ  
سے ایسے اقوال مروی ہیں، جن کی وجہ سے اُس زمانے سے بحث و مباحثہ اور زیارت و جدال کا  
دروازہ کھل گیا ہے۔ اور اس پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ زیرِ نظر کتاب میں جہاں اس کا بیان ہے، مولانا  
نعمانی نے اس پر بحث کرتے ہوئے امام ابن تیمیہ کے ایک شاگرد حافظ ابو عبد البادی حنبل کی  
ایک کتاب کا ذکر کیا ہے، جس میں انہوں نے "تہیم" کیا ہے کہ قبر نبیؐ کی زیارت از میل قربات و  
ستحبات اور وجہ بہ کات ہے۔ اور لکھا ہے کہ ہمارے شیخ امام ابن تیمیہ کا مسلک بھی یہی

ہے اور جو لوگ ان کی طرف اس کے خلاف مشتبہ کرتے ہیں، وہ شیخ پیر افتخار کرتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے اب تیمیز کے مناسک کے حوالے سے زیارت روضہ نبویؐ کے پورے آداب اور محبت و توقیر سے بھر پور اور ایمان افروز ایک سلام بھی نقل کیا ہے، جو حافظ ابن تیمیز نے ذائقین ہی کے لئے لکھا ہے ۔

بہت سے دینی و فقہی معاملات میں امت میں جو اختلافات رہے ہیں۔ اور ان پر اُس زمانے میں بے شمار کتابیں لکھی گئیں، چون کہ جس تاریخی پیش منظر میں وہ اختلافات اُبھرے تھے، وہ تاریخی پیش منظر میں رہا۔ اور اب امت کی دینی ضرورتیں اور ہیں۔ اور خاص کر سب سے بڑی ضرورت جمع کلمہ کی ہے۔ چنانچہ اسی کے ماتحت مختلف مذاہب فقہ کو اکٹھا کیا جا رہا ہے، اس نے ان اختلافات سے صرف نظر کر کے اصل احکام کا ذکر کر دینا کافی ہے، اور فاضل مؤلف نے اپنے اس سلسلہ کتب میں بھی لکھا ہے۔

زکوٰۃ کے باب میں اس منسلک پر کہ کم سے کم سنتے ماں پر زکوٰۃ فرض ہے۔ "مولانا فتحانی کا یہ نوٹ قابل توجہ ہے: "حضرات علماء کرام کے لئے یہ بات قابل غور ہے کہ اب جب کہ روپے کی قیمت اور حدیث زمانہ نبوت کے درمیں کے مقابلے میں بھی بہت کم ہو گئی ہے، بلکہ ہمارے ہی ہلک میں اب سے ۲۵ سال پہلے روپے کی جو قیمت اور مالیت تھی، اب اُس کا صرف دسوائی حصہ یا اس سے بھی کم رہ گئی ہے، تو اس صورت میں زکوٰۃ کا کم سے کم نصاب کیا ہو گا ۔" اس ضمن میں فاضل مؤلف نے حضرت شاہ ولی اللہ عہد کا ایک بڑا حکیماً قول نقل کیا ہے: "رسول اللہ صلیع کے زمانے میں پانچ دسی (۳۰ میں) کھجوریں ایک مخفیر سے خاندان کے سال بھر کے گزارے کے لئے کافی تھیں۔ اور اسی طرح دوسو دسمب، جن سے پانچ اونٹ آجائے تھے سال بھر کا فرچ تھا، چنانچہ اس سال کے مالک کو خوش حال قرار دے کر زکوٰۃ واجب کر دی گئی ۔"

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ جب معاشی حالات کی تبدیلی کی وجہ سے نصاب زکوٰۃ کی مقدار میں تبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی ہے، تو آج جب اجتماعی حالات بہت زیادہ گئتے ہیں، تو کیا اس کی ضرورت نہیں کہ زکوٰۃ کے مصارف میں بھی مناسب تبدیلیاں کی جائیں؟ ۔ مولانا فتحانی صاحب نے جہاں زکوٰۃ کے آٹھ مصارف گنائے ہیں، جن میں سے ایک مصرف

— دقائقی غلاموں اور باندیلوں کی آزادی اور گلوبال صلحی ہے ۔ وہاں اس پر کوئی روشنی نہیں ہے، بلکہ اس ضمن میں انہوں نے ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے، جس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا: "اللہ نے زکوٰۃ کے یہ آٹھ مصارف خود ہی مقرر فرمادیتے ہیں اگر تم ان میں سے سی طبقہ میں داخل ہو تو میں دے سکتا ہوں۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر مجھے یہ حق اور اختیار نہیں ہے۔ اس مدد میں سے میں تم کو کچھ دے سکوں ۔"

زکوٰۃ کے تفصیل احکام کب صادر ہوتے؟، فاضل مؤلف نے اس پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے ۔ بحث سے پہلے مکمل کے زمانہ قیام میں زکوٰۃ کا حکم تھا، لیکن اس دور میں زکوٰۃ کا مطلب صرف یہ تھا کہ اللہ کے حاجت مند بندوں پر اور خیر کی دوسروی را بہوں میں اپنی کمالی صرف کی جاتے ۔ خمام زکوٰۃ کے تفصیل احکام اس وقت نہیں آئے تھے، وہ بحث کے بعد مدینہ طیبہ میں آئے ہوئے ہرگز دیور پر اس کی تفصیل وصول کا نظام تو شہر کے بعد قائم ہوا۔

اس کی مثال انہوں نے نماز سے دی۔ لکھتے ہیں، ۔۔۔ پہلے نماز تین وقت کی تھی، پھر پانچ وقت کی تھی۔ پہلے ہر فرض نماز صرف دور کععت پڑھی جاتی تھی۔ پھر فجر کے علاوہ باقی چار وقتوں میں کوئی نہ گئیں۔ اور یہ کہ ابتدائی دور میں نماز پڑھتے ہوئے سلام کلام کی اجازت تھی۔ اس کے بعد اس کی ممانعت ہو گئی۔

زکوٰۃ کے بات میں ایک عنوان ہے:-

"بھوکے پیاسے جانوروں کو کھلانا پلانا بھی صدقہ ہے": اس کے تحت ایک حدیث نقل نہ گئی ہے۔ جس میں ایک بڑی عورت کے بچتے جانے کا ذکر ہے، جس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا۔ اس پر کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ کیا جانوروں کے کھلانے پلانے میں بھی اب ہے؟۔ آپ نے فرمایا، ہاں۔ ہر حساس جانور (جس کو بھوک پیاس کی تکلیف ہوئی ہے) کو کھلانے پلانے میں اجر و ثواب ہے۔" (صحیح بخاری و صحیح مسلم)۔

"معارف الحدیث" کے اس سلسلہ کتب میں صرف احکام دین ہی بیان نہیں ہوتے، بلکہ انہیں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ انہیں پڑھ کر دل کے اندر اُس ذات افتادس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک روحاںی وجہ باتی تحقیق سا جاگزیں ہوتا محسوس ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں تعلیم دین کا

صیحع اور موثر طریقہ یہی ہے۔ ایک مثالی اُسوہ کو سائنس رکھ کر اُس کی خصوصیات کا علم جمال کرنا، عمل کے لئے زیادہ مدد ہوتا ہے۔ مولانا محمد منظور نعمانی صاحب نے ان کتابوں میں اس چیز کو پیشِ نظر رکھا ہے۔

**۸۸۔** پر مولانا نعمانی صاحب نے بعض احادیث نقل کی ہیں۔ اور ان کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صدقہ وغیرہ جو قابل قبول نیک عمل کسی مرنے والے کی طرف سے کیا جائے، یعنی اُس کا ثواب اس کو پہنچایا جائے، وہ اُس کے لئے نفع مند ہو گا، اور اُس کو اس کا ثواب پہنچے گا۔

اس سلسلے میں ہوا حادیث پیش کی گئی ہیں، ہمیں اُن کی صحت پر کچھ عرض نہیں کرنا، لیکن اس کی وجہ سے مسلمانوں کے ہاں جو تباہ کرنے میں رائج ہو گئی ہیں، آج اُن کے انداد کی ضرورت ہے، اُن رسموں نے مسلمانوں کو معاشری طور پر کافی تباہ کیا ہے۔ ضرورت ہے کہ ہر مسلمان گھرانے میں کتابوں کا یہ سلسلہ موجود ہو، اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ ہم مولانا موصوف کی اس سمجھی مفید اور پُر اثر و بارکت دینی خدمت پر انہیں مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ وہ اس سلسلے کو پائیں تکمیل تک پہنچائیں۔ کتاب کے بڑے سائز کے ۲۹۶ صفحے ہیں۔ کاغذ سفید اور دیزیز ہے۔ طباعت اور کتابت بڑی اچھی ہے۔ مجلد کتب کی قیمت ۵۰۔۶ روپے اور غیر مجلد کی ۲۵۔۵ روپے ہے۔

(محمد سرور)

طبع: نمہیں الدین  
مطبخ: استقلال پریس، لاہور

ناشر: داکٹر فضل الرحمن، ادارۃ تحقیقات اسلامی، راولپنڈی